دینی تعلیمات کی روشنی میں نماز کی اہمیت و برکات اور نماز کے دوران مختلف حالتوں کی حکمت

نفس کی پاکیزگی کیلئے سب سے اہم ذریعہ قیام نماز ہے

اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے حاجت روائی چاہنے کا نام نماز ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 فروری 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں نماز کے قیام کی اہمیت اور اس کی برکات کو نہایت خوبصورت پیرایہ میں اُجاگر کیا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الفاطر آیت 19 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ نماز کا حکم ایک ایسا بنیادی حکم ہے جس کے بغیر دین کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن کریم میں اس کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔ آنحضرتؐ نے بھی اس اہم حکم پر بہت زور دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے۔ پس جن نمازوں کے ستونوں پر ہمارا دین قائم ہے اس کی حفاظت انتہائی اہم ہے۔ ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہر احمدی سو فیصد اس بات پر قائم ہو کہ وہ نمازوں کے قیام کی کوشش کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ہوشیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جو اپنے رب سے غیب میں بھی ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور پھر ان نمازوں اور اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اپنے نفسوں کو پاک رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب یہ یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے اور اس کی طرف لوٹنا ہے تو پھر نفس کی پاکیزگی کی طرف بھی خیال رہے گا اور نفس کی پاکیزگی کے لئے سب سے اہم ذریعہ قیام نماز ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں محاسبہ کیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ خدا تعالیٰ کی محبت، اسی کا خوف اور اسی کی یاد دل میں لگے رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ پس نماز مومن کیلئے ایسی چیز ہے جس کا خیال رکھنا اور اس میں باقاعدگی رکھنا، یہی وہ باتیں ہیں جو ایک مومن اور غیر مومن میں فرق کرنے والی ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ نماز کے معانی ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے اور روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ اُلوہیت پر گر پڑے، جہاں تک طاقت ہے نماز میں رقت پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں، اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم خود بھی نمازوں کی طرف توجہ کرو اور اپنے گھر والوں کو بھی توجہ دلاؤ کیونکہ یہ تمہارے ہی فائدے کیلئے ہے۔ اس دنیا میں بھی اس کے پھل ہیں اور آخرت میں بھی متقی ہی ہے جو فلاح پانے والا ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ یہ نمازیں فرض کر کے تم پر کوئی ٹیکس نہیں لگا رہا بلکہ اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والے انسان کو انعامات سے نواز رہا ہے۔ حضور انور نے نمازوں کی کیفیت، نماز پڑھنے کے دوران مختلف حالتوں اور جوارح کی حرکات کی حکمت اور ان کو ادا کرنے کے طریق کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے بڑی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہ نماز ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس ہم احمدیوں کا کام ہے کہ نہ صرف نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ بلکہ ہمارے جسم کا ہر ذرہ اور ہماری روح بھی اس کے آگے جھک جائے اور ہمارے سینے سے اُگل اُگل کر وہ دعائیں نکلیں جو ہمیں خدا کا مقرب بنا دیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔